طالب الہاشمی

حضرت حویطب بن عبد العزیٰؓ

①

۱۸/ذوالحجہ ۳۵ ہجری کو مدینہ منوّرہ میں حشر برپا ہوگیا —— چند شریر النفس باغیوں نے حرمِ رسولؐ کی حرمت کو پامال کرڈالا اور اپنے عہد کی عظیم اور مقدس ترین ہستی کو نہایت سفّا کی سے شہید کرڈالا —— پیکرِ جود و سخا، مجسمۂ حلم و تحمل، خلیفۂ عرب وعجم، خویشِ رسول سیّدنا حضرت عثمان ذوالنّورین کی نعش اپنے گھر میں بے گوروکفن پڑی تھی، باغی ہر طرف دندناتے پھرتے تھے اور ان بدبختوں کو یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ ضعیف العمر قاریِ قرآن خلیفۂ شہیدؓ کے جسدِ مبارک کو سپردِ خاک کیا جائے۔ ان پرخطر حالات میں دوسرے دن رات کو چند (بہ قول بعض سترہ) دلیر مسلمان سربہ کفن ہوکر امیر المؤمنین کے گھر پہنچے اور ان کی خون آغشتہ میت کو اٹھایا۔ پھر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور جان پر کھیل کر جنت البقیع کے پیچھے حشِ کوکب میں سپرد خاک کیا۔ ان دلیر مسلمانوں میں سو برس سے زیادہ عمر کے ایک نورانی صورت بزرگ بھی تھے۔ انھوں نے یہ فرض انجام دینے کے لیے نہ اپنی جان کی پروا کی اور نہ اپنی کبرسنی اور نقاہت کو آڑے آنے دیا۔ یہ بزرگ ابومحمد حویطب بن عبد العزیٰؓ تھے۔

②

حضرت ابومحمد حویطب بن عبد العزیٰؓ کا تعلق قریش کے خاندان عامر بن لوئیؒ سے تھا۔

سلسلۂ نسب یہ ہے:

حویطب بن عبد العزیٰؓ بن ابوقیس بن عبدِود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی۔

حضرت حویطبؓ اپنے قبیلے کے رؤسا میں سے تھے اور قریش کے ذی اثر اور متموّل ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت کے ان معدودے چند آدمیوں میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے، آفتابِ رسالت فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا تو حضرت حویطبؓ ساٹھ برس کے پیٹے میں تھے۔ دعوتِ توحید نے ان پر خاص اثر کیا اور انھوں نے کئی مرتبہ شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہونا چاہا لیکن ہر بار بنواُمیہ کے رئیس حکم بن اُمیہ نے انھیں یہ کہہ کر اس سعادت سے محروم رکھا کہ اس عمر میں نیا مذہب قبول کرنا تمھاری غیرت کے منافی ہے، آبائی مذہب کو ترک کر کے تم اس عزت اور مرتبہ سے ہاتھ دھوبیٹھو گے جو اس وقت تمھیں قوم میں حاصل ہے۔

بعثتِ نبوی سے فتح مکہ تک کا زمانہ حضرت حویطبؓ نے کس طرح گزارا، اس کا حال ابنِ سعدؒ اور حافظ ابنِ حجرؒ نے خود حضرت حویطبؓ کی زبانی اس طرح بیان کیا ہے:

''میں بدر کی لڑائی میں بھی مشرکین کے ساتھ تھا۔ میں نے بہ چشمِ خود دیکھا کہ ملائکہ آسمان سے اتر رہے ہیں۔ میں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ اس آدمی (محمد ﷺ) کی حفاظت کی گئی ہے تاہم میں نے جو کچھ دیکھا اس کا تذکرہ کسی سے نہ کیا چناں چہ ہم شکست کھا کر مکہ واپس گئے۔ میں مکہ میں ٹھہرا رہا اور قریش ایک ایک دو دو کر کے اسلام لاتے رہے۔ صلح حدیبیہ کے دن بھی میں موجود تھا۔ اور اس معاملہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔ صلح نامہ کا آخری گواہ میں تھا اور میں نے اپنے دل میں کہا تھا، قریش کو محمدؐ کی طرف سے وہی دیکھنا ہوگا جو ان کو برا لگتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضا کے لیے مکہ تشریف لائے تو بہت سے قریش مکہ سے باہر چلے گئے لیکن میں اور سہیل بن عمرو مکہ میں اس ارادہ سے ٹھہرے رہے کہ وقت پورا ہونے پر مسلمانوں کو مکہ سے نکل جانے کے لیے کہیں۔ چناں چہ تیسرا دن ہوتے ہی میں نے اور سہیل نے آپؐ کے پاس جا کر کہا کہ آپ کی شرط پوری ہو چکی آپ اب اس شہر سے تشریف لے جائیے۔ آپؐ نے اسی وقت حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ منادی کر دیں، سورج چھپنے سے پہلے پہلے جتنے مسلمان میرے ہم راہ آئے ہیں ایک بھی مکہ میں نہ رہے۔''

(طبقات ابنِ سعد، الاصابہ)

رمضان ۸ ہجری میں سرورِ عالم ﷺ نے مکہ معظّمہ پر پرچمِ اسلام بلند کیا تو حضرت حویطبؓ پر کیا بیتی، اس کا حال بھی انھوں نے خود اس طرح بیان کیا ہے:

''جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے بعد شہر میں داخل ہوئے تو مجھے انتہائی خوف محسوس

ہوا میں اپنے گھر سے نکل گیا۔ اپنے اہل وعیال کو مختلف محفوظ مقامات میں پہنچا دیا اور خود عوف کے باغ میں پناہ لی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ ابوذر غفاریؓ میری طرف آرہے ہیں۔ میرے اوران کے درمیان پرانی دوستی تھی لیکن اس وقت میں انھیں دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ انھوں نے پکار کر کہا، ابومحمد رک جاؤ۔ میں رک گیا۔ انھوں نے پوچھا بھاگ کیوں رہے ہو؟ میں نے کہا، تمھارے نبیؐ آگئے ان کے خوف سے بھاگ رہا ہوں۔

ابوذرؓ نے کہا، تم اللہ کے دیئے ہوئے امان میں ہو —— یہ سن کر میں ان کے پاس گیا اور سلام کیا۔ انھوں نے کہا، چلو اپنے گھر چلو۔ میں نے کہا، میرے لیے گھر جانے کی کوئی سبیل بھی ہے خدا کی قسم مجھ کو تو یہ گمان ہے کہ میں گھر تک زندہ نہیں پہنچ سکتا یا تو راستے ہی میں کسی مسلمان کے ہاتھ سے مارا جاؤں گا اور اگر گھر پہنچ بھی گیا تو کوئی مسلمان گھر میں گھس کر مجھ کو مار ڈالے گا۔ اور میرے بال بچے بھی مختلف مقامات پر ہیں۔

ابوذرؓ نے کہا، اپنے بال بچوں کو کسی جگہ اکٹھا کر لو، تم کو میں خود تمھارے گھر پہنچا دوں گا۔ چناں چہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر چلے اور بلند آواز سے یہ اعلان کرتے گئے کہ حویطب کو امان مل چکا ہے ان کو کوئی شخص نہ چھیڑے۔

ابوذرؓ مجھے بہ حفاظت گھر پہنچا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تم کو معلوم نہیں کہ سوائے چند اشتہاری مجرموں کے باقی سب لوگوں کو امن ہے؟ مجھے حضورؐ کا ارشاد کے علم ہوا تو میں مطمئن ہو گیا اور اپنے بال بچوں کو گھر لے آیا۔ پھر ابوذرؓ میرے پاس آئے اور کہا، ابومحمد کب تک اور کب تک؟ بھلائی کے بہت سے موقعے ہاتھ سے نکل گئے، اب بھی وقت ہے —— چلو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آؤ۔ آپؐ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بھلے، سب سے زیادہ صلۂ رحمی کرنے والے اور سب سے زیادہ بردبار ہیں ان کے شرف واعزاز میں تمھارا شرف واعزاز ہے۔

میں نے کہا، میں تمھارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔

چناں چہ میں ابوذرؓ کے ساتھ بطحا کے مقام پر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے پاس حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی موجود تھے۔ میں نے ابوذرؓ سے پوچھا کہ حضورؐ کو سلام کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

انھوں نے کہا، السّلام علیک، ایہا النّبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نے آپؐ کو سلام کیا۔

آپؐ نے کہا، ''وعلیکم السلام اے حویطب''
میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ـــــ اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تمام حمد و ثنا اس اللہ کے لیے ہے جس نے تمھیں ہدایت دی۔''
میرے قبولِ اسلام سے آپؐ بہت خوش ہوئے۔ پھر آپؐ نے مجھ سے کچھ قرض طلب کیا۔ میں نے چالیس ہزار درہم بہ طور قرض دیئے۔''

قبولِ اسلام کے وقت حضرت حویطبؓ کی عمر اسی برس کے لگ بھگ تھی لیکن اس بڑھاپے کے باوجود انھوں نے غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف میں سرورِ عالم ﷺ کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا۔ حنین کے مالِ غنیمت میں سے حضورؐ نے ان کو سو اونٹ مرحمت فرمائے۔ غزوۂ طائف کے بعد حضرت حویطبؓ مکہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ کو منتقل ہو گئے۔

(۳)

حضرت عمر فاروقؓ، حضرت حویطبؓ کو بہت مانتے تھے۔ انھوں نے اپنے عہدِ خلافت میں حدودِ حرم کو از سرِ نو مقرر کرنا چاہا اور اس مقصد کے لیے صحابۂ کرامؓ کی ایک جماعت کو نامزد کیا۔ حضرت حویطبؓ بھی اس جماعت کے ایک رکن تھے۔ حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے خلاف شورش برپا ہوئی تو حضرت حویطبؓ اور بعض دوسرے صحابہؓ نے باغیوں کو بہت سمجھایا لیکن وہ اپنی مفسدانہ روش سے باز نہ آئے یہاں تک کہ امیر المؤمنینؓ کی شہادت کا سانحۂ جاں گداز پیش آیا۔ باغیوں کا اس قدر زور تھا کہ کسی کو خلیفۂ مظلومؓ کی نعش دفن کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ بالآخر حضرت حویطبؓ اور سولہ دوسرے مسلمانوں نے اپنی جانوں کی بازی لگا کر یہ کام انجام دیا۔

حضرت حویطبؓ بڑے حق گو اور بے باک تھے۔ امام حاکمؒ نے اپنی ''مستدرک'' میں لکھا ہے کہ امیر معاویہؓ کے عہدِ خلافت میں مروان بن الحکم مدینہ منوّرہ کا گورنر مقرر ہوا۔ حضرت حویطبؓ ایک دن اس کے پاس گئے تو اس نے طنزاً کہا، ''بڑے میاں آپ نے اسلام لانے میں اتنی دیر کیوں کی، بہت سے نوجوان اس سعادت کے حصول میں آپ پر سبقت لے گئے۔

حضرت حویطبؓ نے جواب دیا۔'' بھائی میں نے کئی بار قبولِ اسلام کا ارادہ کیا تھا لیکن

تمھارے باپ (حکم بن امیہ) نے غیرت دلا کر مجھے اس شرف سے محروم رکھا۔'' مروان یہ سن کر فرطِ خجالت سے چپ ہوگیا لیکن حضرت حویطبؓ نے پھر فرمایا، شاید تم کو معلوم نہ ہو کہ تمھارے باپ نے عثمان بن عفانؓ پر قبولِ اسلام کے جرم میں کیا کیا ستم ڈھائے۔ اس پر مروان اور بھی نادم ہوا اور اس نے پھر کبھی حضرت حویطبؓ سے طنز آمیز گفتگو نہ کی۔

حضرت حویطبؓ نے امیر معاویہؓ کے عہدِ خلافت میں مدینہ منوّرہ میں وفات پائی۔ وفات کے وقت سوا سو سال کے قریب عمر تھی ـــــ حضرت حویطبؓ سے مروی چند احادیث کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔ یہ حدیثیں انھوں نے بعض کبار صحابہؓ سے روایت کی ہیں۔ ان کے رواۃِ حدیث میں ان کے فرزند ابوسفیانؒ اور عبداللہ بن بریدہؓ شامل ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ